سنداً صحیح

دس کرامات

(قسط اول)

جامعہ سلطانیہ تبلیغ الاسلام مُفتی آباد نزد کھڑیانوالہ

1 مختصر وقت میں طویل مسافت

ثقہ محدث جناب سری بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

كَانَ حَبِيبٌ أَبُو مُحَمَّدٍ يُرَى بِالْبَصْرَةِ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ،

وَيُرَى بِعَرَفَةَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ .

حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ معمول تھا کہ وہ حج کے ایام میں 8 ذوالحجہ کو بصرہ میں نظر آتے اور 9 ذوالحجہ کو عرفہ کی شام انہیں میدانِ عرفات میں دیکھا جاتا تھا۔

شرح أصول إعتقاد للالكائى (باب الكرامات) : 185 ، (ت : أبو مالك)

ابو مالک احمد بن علی نے کہا : **هٰذا أثر صحيح لغيره**

أخبار مكة للفاكهي : 2794 ، (ت : الدهيش)

ڈاکٹر عبدالملک دہیش نے کہا : **إسناده حسن**

دلائل النبوة للمستغفري : 550 ، (ت : السلوم)

ڈاکٹر احمد بن فارس سلوم نے کہا : **إسناده صحيح** إلى السري

كرامات الأولياء للخلال : 82 ، (ت : المصري)

نشاط بن کمال مصری نے کہا : **إسناده حسن**

كرامات الأولياء لأبی الفداء : 307

ابوفداءعبدالرقیب بن علی نے کہا : **إسناده حسن**

فوائد:

- دورقدیم میں مہینوں کا سفرایک دن میں طے کرلینا بین کرامت ہے۔
- اللہ تعالٰی کی عطا، توفیق، اذن، قدرت اور مشیت کے تحت قیامت تک آنے والے بزرگان دین طویل مسافتوں کونہایت کم وقت میں طے کرسکتے ہیں۔
- ہرکمال کا اصل سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ ہرکمال اتباع سنت کا نتیجہ ہے۔
- صحیح بخاری (3470) میں مذکورسابقہ امم میں سے 100 افراد کے قاتل کے لیے زمین سمٹ سکتی ہے تو امت محمدیہ کے جلیل القدرولی کے لیے زمین کیوں نہیں سمٹ سکتی؟ تخت بلقیس آ سکتا ہے تو بندہ خدا جا بھی سکتا ہے۔ اللہ چاہے تو بخارے سے منارے تک کا سفربھی طے کرواسکتا ہے
- معجزات وکرامات کا انکارملاحدہ، دشمنانِ اسلام، حاسدین اولیاء، منکرین حدیث اورتشکیک پسندوں کا وطیرہ تو ہوسکتا ہے، لیکن جس کے پاس دولتِ ایمان ہو اورسلف صالحین کے حالات سے واقف ہو، اس کے لیے قدرتِ الٰہی کے ان شاہکاروں کوتسلیم نہ کرنا باعث حیرت ہے۔

2 آسمانی کشف

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا :

كَانَتِ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ تُعَذَّبُ بِالشَّمْسِ، فَإِذَا انْصَرَفُوا عَنْهَا أَظَلَّتْهَا الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا، وَكَانَتْ تَرَى بَيْتَهَا فِي الْجَنَّةِ

فرعون کی بیوی حضرت آسیہ علیہا السلام کو دھوپ میں رکھ کر تکالیف دی جاتی تھیں۔ جب ظلم کرنے والے کارندے واپس چلے جاتے تو فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کر دیتے تھے، اور وہ اسی حالت میں جنت میں اپنا گھر دیکھ لیتی تھیں۔

المستدرك للحاكم : 3876 ، (ت : مجموعة من المحققين)

جلد 4 کے محقق عادل مرشد نے کہا : **إسناده صحيح**

حلية الاولياء : 276/1 ، (ت : جاهين)

سامی انور جاہین نے کہا : **إسناده صحيح**

مصنف إبن أبي شيبة : 37382 ، (ت : الشثري)

ڈاکٹر سعد شثری نے کہا : **صحيح**

فوائد:

- زمین سے جنت کے مناظر دیکھنا اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی عطا، توفیق، اذن، قدرت اور مشیت کے تحت قیامت تک آنے والے مشائخ کرام زمین سے آسمانوں کے نظارے کر سکتے ہیں۔
- یہ کشف کی اعلیٰ اقسام میں سے ہے جہاں انسان زمین پر رہ کر آسمانی حقائق کا مشاہدہ کرتا ہے۔
- حقائق صرف وہ نہیں جو ہماری چھوٹی سی آنکھ دیکھتی ہے، بلکہ اصل حقائق وہ ہیں جنہیں اللہ دکھانا چاہے۔
- ہر کمال کا اصل سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ ہر کمال اتباع سنت کا نتیجہ ہے۔
- امام حاکم، ابن ابی شیبہ اور امام ابونعیم سے لیکر سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہم تک کسی راوی/ ناقل نے اس کرامت کا انکار و استہزاء نہیں فرمایا۔
- معجزات و کرامات کا انکار ملاحدہ، دشمنانِ اسلام، حاسدین اولیاء، منکرین حدیث اور تشکیک پسندوں کا وطیرہ تو ہوسکتا ہے، لیکن جس کے پاس دولتِ ایمان ہو اور جو کتبِ احادیث کے ذخیرے سے واقف ہو، اس کے لیے قدرتِ الٰہی کے ان شاہکاروں کو تسلیم نہ کرنا عجیب امر ہے۔

3 زمینی کشف

عَـنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُـمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيحُ: يَـا سَارِيَة ! الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِينَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُونَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ: يَا سَارِيَةَ! الْجَبَلَ فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا :

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ساریہ بن زُنیم کو ایک لشکر کا امیر بنا کر جہاد کے لیے بھیجا۔ ایک دن جب کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ نے پکار کر کہا: اے ساریہ! پہاڑ کی طرف دھیان کرو۔ بعد میں لشکر کا قاصد وہاں سے آیا اور بتایا: اے امیر المومنین! دوران جنگ ہم شکست کے قریب تھے کہ ایک آواز آئی: اے ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑ، تو ہم نے اپنی پیٹھ پہاڑ کی طرف کر لی اور اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو شکست دے دی۔

سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانی : 1110

ناصرالدین البانی نے کہا : **القصة صحيحة ثابتة**

صحاح الأحاديث : 34206 ،(ت: الزين)

ڈاکٹرحمزہ احمدزین نے کہا : **صحيح**

فتاوی اللجنة الدائمة : 41/26،(الفتوی رقم: 17021)

ابن باز،صالح فوزان اوردیگر نے کہا: **هذا الأثر صحيح عن عمر رضى الله عنه**

فتاوی الدين الخالص : 212/1،(الفتوی رقم: 106)

امین اللہ پشاوری نے کہا : **یہ حدیث صحیح ہے یاحسن ہے**

البداية و النهاية : 175/10

علامہ ابن کثیر نے کہا : **هذا إسناد جيد حسن**

الاصابة فی تمييز الصحابة لابن حجر: 176-177/4

علامہ ابن حجر نے کہا: **إسناده حسن**

فضائل الصحابةللإمام أحمد: 355، (ت: د. وصی الله)

ڈاکٹر وصی اللہ نے کہا:**إسناده حسن**

كتاب الشريعة للآجری: 1360، (ت: د. الدميجی)

ڈاکٹرعبداللہ الدمیجی نے کہا : **إسناده حسن**

كتاب الشريعة للآجری: 1421، (ت: وليد)

ولید بن محمد نے کہا : **إسناده حسن**

دلائل النبوة للبیھقی: 2680، (ت:إبراھیم

سیدابراہیم نے کہا : **إسناده حسن**

الکرامات للالکائی: 73، (ت:المصری)

نشاط بن کمال المصری نے کہا : **أثر حسن**

الکرامات للالکائی: 57، (ت:أبو مالك)

ابومالک احمد بن علی نے کہا : **هذا أثر حسن**

سلسلة الآثار الصحيحة للدانی: 351

الدانی بن منیر آل زہوی نے کہا : **حسن**

كرامات الأولياء لعبد الرقيب : 33

عبدالرقیب بن علی بن حسن نے کہا : **إسناده حسن**

معجزات الرسول لدكتور مراد :832

ڈاکٹر مصطفیٰ مراد نے لکھا ہے : **إسناده حسن**

فتاویٰ امن پوری ، قسط : 291 ، ص : 17(kitabosunnat.com)

ظہیر امن پوری نے کہا : اس کی سند **حسن** ہے ۔

امین اللہ پشاوری نے کہا:

جو اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں، وہ غلطی پر ہیں۔

(فتاوی الدین الخالص : 212/1،الفتوی رقم:106)

فوائد:

- مدینہ طیبہ کے منبر سے تقریباً 1000 میل دور نہاوند میں جاری جنگ کا پانسہ پلٹ دینا سیدنا عمر فاروق کے لیے اللہ تعالیٰ کا خاص اکرام ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی عطا، توفیق، اذن، قدرت اور مشیت کے تحت قیامت تک آنے والے مشائخ کرام ہزاروں میل دور کے مناظر دیکھ سکتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کی عطا، توفیق، اذن، قدرت اور مشیت کے تحت قیامت تک آنے والے مشائخ کرام کی آواز دور دور تک پہنچ سکتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی عطا، توفیق، اذن، قدرت اور مشیت کے تحت قیامت تک آنے والے مشائخ کرام ہزاروں میل دور کی آواز سن سکتے ہیں۔
- ہر کمال کا اصل سر چشمہ اللہ کی ذات ہے۔ ہر کمال اتباع سنت کا نتیجہ ہے۔
- امام ابن سعد، سیدنا امام احمد بن حنبل، امام آجری، امام بیہقی، محدث لالکائی، محدث دینوری، محدث ابو نعیم، محدث ابن عبد البر، محدث السلمی، امام ضیاء الدین مقدسی، امام غزالی، امام سیوطی، امام سخاوی، امام ابن حجر، علامہ ابن کثیر سے لیکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک کسی راوی/ ناقل نے اس کرامت کا مذاق نہیں اڑایا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اللہ تعالیٰ علمی اختلاف اور توہین اسلاف میں فرق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''هَذَا الْحَدِيثُ أَصْلٌ فِي جَوَازِ كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ .'' یہ حدیث اولیاء کی کرامات کے جواز میں ایک اصل اور بنیادی دلیل ہے۔(الإعتقاد للبيهقي ، ص : 314)

❁ علامہ ابن القیم الجوزیہ نے کشف کی اقسام میں لکھا: ''وَالْكَشْفُ الرَّحْمَانِيُّ مِنْ هَذَا النَّوْعِ :هُوَ مِثْلُ كَشْفِ أَبِي بَكْرٍ لَمَّا قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :إِنَّ امْرَأَتَهُ حَامِلٌ بِأُنْثَى، وَكَشْفِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَالَ:يَا سَارِيَةَ الْجَبَلِ''۔ اوررحمانی کشف اسی قسم سے ہے۔یہ ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کے کشف کی مثل ہے جب آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ ان کی زوجہ کے بطن میں لڑکی ہے،اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کشف کی مثال جب آپ نے فرمایا:اے ساریہ! پہاڑ کی طرف دھیان کرو۔(مدارج السالكين لإبن القيم : 76/4)

❁ علامہ محمد بن صالح العثیمین کہتے ہیں: ''يُسْتَفَادُ مِنْ ذَلِكَ ثُبُوتُ كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ .'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اس کرامت سے اولیاء کرام کی کرامات ثابت ہوتی ہیں۔(فتاوی نور على الدرب لإبن عثيمين:267/12،الرقم :6438)

❁ علامہ عبدالاول غزنوی لکھتے ہیں'':اس میں کئی کرامات ہوئیں:امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو نظر آنا اس گھمسان کا مدینہ میں۔دوسرا پہنچنا ان کی آواز

کا وہاں اوران میں سے ہر ایک کا اس آواز کا سننا۔تیسرا ان کا امیر المومنین کی برکت سے فتحیاب ہونا''۔(مشكاة المصابيح:5/142،اردو ترجمہ وفوائد:غزنوی)

❁ مترجم سلسلہ صحیحہ،علامہ ابو میمون محمد محفوظ اعوان رقمطراز ہیں:''یہ قصہ بالکل صحیح اور ثابت ہے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی کرامت پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے **مسلمانوں کے لشکر کو قید ہونے یا ہلاکت اور غفلت میں قتل ہونے سے بچایا**''۔(سلسلة الأحاديث الصحيحة (اردو) : 6/144)

❁ اللہ تعالیٰ کی عطا،توفیق،اذن،قدرت اور مشیت کے تحت قیامت تک آنے والے مشائخ کرام ہزاروں میل دور لشکر کو قید ہونے،ہلاک ہونے یا غفلت میں قتل ہونے سے بچا سکتے ہیں۔کسی کو اولیاء کی برکت سے بچا لینا یا کسی کو مقام شہادت پر فائز کرنا اللہ کریم کی حکمتوں پر منحصر ہے۔

❁ علامہ ظہیر امن پوری رقمطراز ہیں:اس روایت سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو **کشف** ہوا۔(فتاویٰ امن پوری ، قسط : 291 ، ص : 17)

4 بے جان چیز کا اولیاء کے لیے روشن ہو جانا

عَنْ أَنَس أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ كَانَا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ حِنْدِسٍ قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَا مِنْ عِنْدِهِ أَضَاءَتْ عَصَا أَحَدِهِمَا فَكَانَا يَمْشِيَانِ بِضَوْئِهَا فَلَمَّا تَفَرَّقَا أَضَاءَتْ عَصَا هَذَا وَعَصَا هَذَا .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہما ایک نہایت تاریک اور اندھیری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے۔ جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے رخصت ہوئے تو ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی، دونوں صحابی اس کی روشنی میں چلنے لگے۔ پھر جب دونوں (اپنے اپنے گھروں کی طرف جانے کے لیے) جدا ہوئے تو دونوں کے عصا جدا جدا روشن ہوگئے۔

(صحيح البخاري : 3639 ، مسند أحمد : 12980، واللفظ له)

فوائد:

- اللہ تعالیٰ کی عطا، توفیق، اذن، قدرت اور مشیت کے تحت قیامت تک آنے والے بزرگانِ دین کی خدمت کے لیے بے جان اشیاء بھی مستعد ہوتی ہیں۔
- ہر کمال کا اصل سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ ہر کمال اتباعِ سنت کا نتیجہ ہے۔
- صحیح بخاری (3585) میں کھجور کے تنے کے رونے کا ذکر موجود ہے۔ قدرتِ الٰہی کا یہ حسین امتزاج ہے کہ ایک لکڑی فراقِ حضور میں گریہ کناں ہے، تو دوسری لکڑیاں صحابہ کے سفر کو آسان بنانے کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ گویا کائنات کا ذرہ ذرہ محبتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور خدمتِ صحابہ کے لیے بے چین ہے۔
- علامہ عبدالستار حماد رقمطراز ہیں: "**اس حدیث سے اولیاء کی کرامت کا برحق ہونا ثابت ہوا**"۔ (هداية القارى شرح صحيح البخاري : 772/5)
- امام بخاری سے لیکر سیدنا انس رضی اللہ عنہ تک کسی نے اس کرامت کا انکار و استہزاء نہیں فرمایا۔
- معجزات و کرامات کا انکار ملاحدہ، دشمنانِ اسلام، حاسدینِ صحابہ و اہل بیت، منکرین حدیث اور تشکیک پسندوں کا وطیرہ تو ہوسکتا ہے، لیکن جس کے پاس دولتِ ایمان ہو اور جو صحابہ کرام کے مبارک حالات سے واقف ہو، اس کے لیے قدرتِ الٰہی کے ان شاہکاروں کو تسلیم نہ کرنا باعث حیرت ہے۔

5 زہر کا اثر نہ کرنا

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں:

شَهِدْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْحِيرَةِ أُتِيَ بِسُمٍّ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: سُمُّ سَاعَةٍ، قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ ثُمَّ ازْدَرَدَهُ

میں حیرہ میں سیدنا خالد بن ولید کے پاس موجود تھا کہ آپ کے پاس زہر لایا گیا۔ پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ زہر ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ پڑھ کر نگل لیا، (آپ کو کوئی نقصان نہ ہوا)۔

شرح أصول إعتقاد للالكائي (باب الكرامات) : 85 ، (ت : أبو مالك)

ابو مالک احمد بن علی نے کہا : **هذا أثر صحيح**

شرح أصول إعتقاد للالكائي (باب الكرامات) : 100 ، (ت : المصري)

نشاط بن کمال مصری نے کہا : **أثر صحيح**

شرح أصول إعتقاد للالكائي (باب الكرامات) : 94 ، (ت : الغامدي)

ڈاکٹر احمد غامدی نے کہا : **سنده حسن**

فضائل الصحابة للإمام أحمد : 1482 ، (ت : وصي الله)

ڈاکٹر وصی اللہ نے کہا : **إسناده صحيح**

الصحيح المسند من فضائل الصحابة للعدوي ، ص : 420

مصطفیٰ العدوی نے کہا : **صحیح**

فوائد:

- اللہ تعالیٰ کی عطا، توفیق، اذن، قدرت اور مشیت کے تحت قیامت تک آنے والے بزرگان دین نصرت دین اور دشمنوں کو مرعوب کرنے کے لیے بغیر نقصان کے مہلک اشیاء استعمال کر سکتے ہیں۔ کسی کو کرامت عطا کرنا یا کسی کو بایں سبب مقام شہادت پر فائز کرنا اللہ کریم کی حکمتوں پر منحصر ہے۔
- ہر کمال کا اصل سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ ہر کمال اتباع سنت کا نتیجہ ہے۔
- خلیل اللہ علیہ السلام کے لیے آگ گلزار ہوسکتی ہے تو باذن اللہ مقربین خدا کے لیے زہر بھی بے اثر ہوسکتا ہے۔
- امام احمد اور امام لالکائی سے لیکر راوی جناب قیس رحمۃ اللہ علیہم تک کسی نے اس کرامت کا ٹھٹھا نہیں اڑایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں باادب رکھے۔
- معجزات وکرامات کا انکار ملاحدہ، دشمنانِ اسلام، حاسدین صحابہ، منکرین حدیث اور تشکیک پسندوں کا وطیرہ تو ہوسکتا ہے، لیکن جس کے پاس دولتِ ایمان ہو اور جو اہل بیت وصحابہ کے مناقب سے آگاہ ہو، اس کے لیے عظمت اسلام کے ان روشن ابواب کو تسلیم نہ کرنا صرف اور صرف اسلاف سے نفرت کی نشانی ہے۔

6 بعداز وصال کلام کرنا

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کا سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عصر سے پہلے انتقال ہوگیا تھا۔

انہوں نے مغرب کے بعد کلام کیا۔ان کے کلام کے چند الفاظ یہ ہیں :

أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْأَمِينُ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ضَعِيفًا فِي جِسْمِهِ قَوِيًّا فِي أَمْرِ اللَّهِ صِدق صِدق وَكَانَ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ

..... خلیفہ رسول، ابوبکر صدیق وامین رضی اللہ عنہ جسمانی طور پر کمزور تھے، لیکن امرِ الٰہی کے نفاذ میں بڑے قوی تھے۔ یہ حق ہے، یہ بات سچ ہے اور یہ فضیلت پہلی کتابوں میں بھی مذکور ہے۔

من عاش بعد الموت لإبن أبى الدنياء : 3 ، (ت : الدمشقي)

ایمن بن عارف دمشقی نے کہا : **إسناده صحيح**

دلائل النبوة للبيهقي : 2299 ، (ت : عمران)

سید عمران نے کہا : **إسناده صحيح**

كرامات الأولياء لأبى الفداء : 90

ابوفداء عبد الرقیب بن علی نے کہا : **إسناده حسن**

فتاویٰ امن پوری ، قسط : 149 ، ص:6(kitabosunnat.com)

ظہیر امن پوری نے کہا : **سندہ حسن**

فوائد:

- صحیح بخاری(3579) میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان موجود ہے کہ صحابہ کرام کھانے سے تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔ جو قادر مطلق اللہ طعام کو تسبیح کی طاقت دے سکتا ہے وہی پروردگار اپنی عطا، توفیق، اذن، قدرت اور مشیت کے تحت قیامت تک آنے والے چنیدہ بندوں کو بعد از وصال کلام کی طاقت بھی بخش سکتا ہے۔
- ہر کمال کا اصل سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ ہر کمال اتباع سنت کا نتیجہ ہے۔
- امام بخاری، امام ابن ابی الدنیا اور امام بیہقی سے لیکر سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ تک کسی نے اس کرامت کا استہزاء نہیں فرمایا۔
- امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”زَيْدُ بْنُ خَارِجَةَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الْخَزْرَجِيُّ الْأَنْصَارِيُّ، شَهِدَ بَدْرًا، تُوُفِّيَ زَمَانَ عُثْمَانَ، **هُوَ الَّذِي تَكَلَّمَ بَعْدَ الْمَوْتِ**“۔ زید بن خارجہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی، ان کی وفات حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔ یہ وہی شخصیت ہیں جنہوں نے وفات کے بعد کلام کیا تھا۔(التاريخ الكبير للإمام البخاري : 383/3)

❁ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''قَدْ رُوِیَ فِی التَّکَلُّمِ بَعْدَ الْمَوْتِ عَنْ جَمَاعَةٍ **بِأَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ** '' سیدنا زید بن خارجہ کا وفات کے بعد کلام کرنے کو راویوں کی ایک جماعت نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔(دلائل النبوۃ : 56/6)

❁ علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں: ''وَأَمَّا قِصَّةُ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ وَكَلَامُهُ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَشَهَادَتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ بِالصِّدْقِ، **فَمَشْهُورَةٌ مَرْوِيَّةٌ مِنْ وُجُوهٍ كَثِيرَةٍ صَحِيحَةٍ** ''۔سیدنا زید بن خارجہ کا قصہ اور آپ کا وفات کے بعد کلام کرنا بہت ساری صحیح روایات سے مروی ہے۔(البدایة والنهایة : 393/9)

❁ مرتب کتاب ''کرامات الأولیاء'' ابوفدا عبدالرقیب بن علی لکھتے ہیں: ''قُلْتُ: فَكُلُّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قِصَّةِ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ وَكَلَامِهِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَشَهَادَتِهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ بِالرِّسَالَةِ وَلِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ بِالصِّدْقِ وَالْخِلَافَةِ **صَحِيحَةٌ مَشْهُورَةٌ رُوِيَتْ مِنْ وُجُوهٍ كَثِيرَةٍ** ''۔ میں کہتا ہوں: پس وہ تمام باتیں جو ہم نے زید بن خارجہ کے قصے، وفات کے بعد ان کے کلام کرنے، نبی کریم ﷺ کی رسالت اور ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کی سچائی اور خلافت کی گواہی کے بارے میں ذکر کی ہیں، وہ صحیح اور مشہور ہیں جو کہ بہت سے طرق سے مروی ہیں۔(البدایة والنهایة : 393/9)

ایک اور تذکرہ ملاحظہ کیجیے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں:

بَيْنَا أَنَا صَادِرٌ عَنْ غَزْوَةِ الْأَبْوَاءِ، إِذْ مَرَرْتُ بِقُبُورٍ فَخَرَجَ عَلَيَّ رَجُلٌ مِنْ قَبْرٍ يَلْتَهِبُ نَارًا وَفِي عُنُقِهِ سِلْسِلَةٌ يَجُرُّهَا، وَهُوَ يَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ اسْقِنِي سَقَاكَ اللَّهُ قَالَ :فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي، بِاسْمِي يَدْعُونِي أَوْ كَمَا يَقُولُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ :يَا عَبْدَ اللَّهِ، إِذْ خَرَجَ عَلَى أَثَرِهِ أَسْوَدُ بِيَدِهِ ضِغْثٌ مِنْ شَوْكٍ وَهُوَ يَقُولُ:يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَسْقِهِ، فَإِنَّهُ كَافِرٌ فَأَدْرَكَهُ فَأَخَذَ بِطَرَفِ السِّلْسِلَةِ، ثُمَّ ضَرَبَهُ بِذَلِكَ الضِّغْثِ ثُمَّ اقْتَحَمَا فِي الْقَبْرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا، حَتَّى الْتَأَمَ عَلَيْهِمَا وَرُوِيَ فِي ذَلِكَ قِصَّةٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَهْرَمَانَ آلِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَعَنْ أَبِيهِ **وَفِي الْآثَارِ الصَّحِيحَةِ غُنْيَةٌ** .

ایک دفعہ میں غزوہ ابواء سے واپس لوٹ رہا تھا کہ میں (کچھ) قبروں کے پاس سے گزرا۔ ایک آدمی (اچانک) قبر سے نکل کر میری طرف آیا۔ اسے آگ لگی ہوئی تھی۔ اور اس کی گردن مین ایک زنجیر تھی جسے وہ گھسیٹ رہا تھا اور کہہ رہا تھا: اے عبد اللہ! (اللہ کے بندے) مجھے پانی پلاؤ، اللہ تجھے پانی پلائے۔ اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ اس نے مجھے (پہچان کر) عبداللہ کہا یا ویسے ہی کہہ دیا جیسے ایک آدمی دوسرے

آدمی کو: اے اللہ کے بندے! کہہ کر پکارتا ہے۔اس شخص کے پیچھے ایک کالا شخص نکلا جس کے ہاتھ میں کانٹوں والی ٹہنی تھی اور وہ کہہ رہا تھا: اے عبداللہ! اسے پانی نہ پلانا کیونکہ یہ کافر ہے۔ پھر اس (کالے) شخص نے اسے پکڑ لیا۔اس کی زنجیر لے کر اس ٹہنی سے اسے مارتا ہوا دوبارہ قبر میں لے گیا۔مین ان دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ قبر میں غائب ہو گئے۔ یہ قصہ ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے اور صحیح آثار کافی ہیں۔

إثبات عذاب القبر للبيهقي: 232 (ت: ابوطاہر، مشمولہ: ماہنامہ الحدیث، شمارہ: 126)

ابوطاہر زبیر علی زئی نے کہا: **إسناده حسن**

القبور لإبن أبي الدنيا: 93، (ت: العمود)

طارق محمد سکلوع العمود نے کہا: **حسن لشواهده**

- امام بیہقی اور محدث ابن ابی الدنیا سے لیکر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما تک کسی نے اس تذکرے پر بازاری جملے نہ کسے۔
- سیدنا ومحبوبنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عذاب میں گرفتار ایک کافر کو اس کی موت کے بعد اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس کی آواز بھی سنی۔ یہ منظر دکھانے میں یقیناً حکیم اللہ کی کوئی حکمت کارفرما ہوگی۔ وہی قادر و قیوم اللہ اگر اپنی عطا، توفیق، اذن، قدرت اور مشیت کے تحت بعد از وصال اپنے کسی ولی کو کلام کی توفیق عطا فرمادے اور کسی ایمان والے کو سنوا بھی دے تو اس میں حیرانی کی کیا بات ہے۔

❁ اگر ایک کافر کا پورا جسم قبر سے باہر آ سکتا ہے اور امام بیہقی، محدث ابن ابی الدنیا، علامہ ابن القیم و دیگر جدید محققین اس کو تسلیم کرتے ہیں، تو کیا وجہ ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صرف دست مبارک ہی روضہ اقدس سے باہر آ جائے اور کوئی عامل بالسنہ خوش نصیب دست مبارک کا بوسہ لے لے تو ہم علمی ادب و آداب ہی بھول جائیں؟؟؟۔ کسی روایت کی تصحیح و تضعیف میں اختلاف کوئی اچھنبے کی بات نہیں، لیکن اہل بیت اطہار، صحابہ کرام، اولیاء اللہ، فقہائے کرام اور محدثین عظام کی تضحیک و تنقیص امت میں کہاں سے در آئی؟؟؟ فَإِلَى اللَّهِ الْمُشْتَكَى

❁ معجزات و کرامات کا انکار ملاحدہ، دشمنانِ اسلام، حاسدین اولیاء، منکرین حدیث اور تشکیک پسندوں کا وطیرہ تو ہوسکتا ہے، لیکن اسلام و ایمان کے دعوے داروں کی طرف سے اولیاء پر تنقید ایک مشکوک عمل ہے۔

7 غیب سے رزق

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تازہ انگور تناول فرمائے حالانکہ مکہ مکرمہ میں اس وقت انگور بالکل موجود نہیں تھے۔ دیکھنے والی خاتون یہ منظر دیکھ کر پکار اٹھیں کہ یہ خاص اللہ کی طرف سے بھیجا گیا رزق ہے۔

(صحيح البخاري :3989)

جناب حارث بن نعمان فرماتے ہیں :

كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ يَجْتَنِى الرُّطَبَ مِنْ شَجَرِ الْبَلُّوطِ .

حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ شاہ بلوط کے درخت سے تازہ کھجوریں چنا کرتے تھے۔

شرح أصول إعتقاد للالكائى (باب الكرامات) : 220 ، (ت : أبو مالك)

ابو مالک احمد بن علی نے کہا : هٰذا أثر حسن

كرامات الأولياء لأبى الفداء : 339

ابوفداء عبدالرقیب بن علی نے کہا : الأثر حسن

فوائد:

- قرآن پاک میں حضرت سیدہ مریم علیہا السلام کی واضح کرامت موجود ہے کہ آپ کے پاس بے موسمی پھل موجود ہوتا۔(آل عمران : 37)
- اللہ تعالیٰ اپنی عطا، توفیق، اذن، قدرت اور مشیت کے تحت قیامت تک آنے والے بزرگان دین کو بغیر ظاہری اسباب کے رزق پہنچا سکتا ہے۔
- بعض صلحاء، اللہ کی رضا کے لیے بھوک برداشت کرتے ہیں اور بعض اسی کی دی گئی نعمتوں سے شادکام ہوتے ہیں۔
- ہر کمال کا اصل سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ ہر کمال اتباع سنت کا نتیجہ ہے۔
- معجزات و کرامات کا انکار ملاحدہ، دشمنانِ اسلام، حاسدینِ انبیاء علیہم السلام، منکرین حدیث اور تشکیک پسندوں کا وطیرہ تو ہوسکتا ہے، لیکن جس کے پاس دولتِ ایمان ہو اور قرآن کریم کا ضروری مطالعہ ہو، اس کے لیے قدرتِ الٰہی کے ان شاہکاروں کو تسلیم نہ کرنا عجیب امر ہے۔

8 آگ میں محفوظ رہنا

شرحبیل بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

..... أَنَّ الْأَسْوَدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ ذِى الْخِمَارِ تَنَبَّأَ بِالْيَمَنِ، فَبَعَثَ إِلَى أَبِى مُسْلِمٍ، فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ :أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ :مَا أَسْمَعُ .قَالَ: أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ :نَعَمْ .فَرَدَّدَ ذَلِكَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ بِنَارٍ عَظِيمَةٍ فَأُجِّجَتْ، ثُمَّ أَلْقَى فِيهَا أَبَا مُسْلِمٍ فَلَمْ يَضُرَّهُ .قَالَ :فَقِيلَ لَهُ : انْفِهِ عَنْكَ، وَإِلَّا أَفْسَدَ عَلَيْكَ مَنِ اتَّبَعَكَ .قَالَ :فَأَمَرَهُ بِالرَّحِيلِ، فَأَتَى أَبُو مُسْلِمٍ الْمَدِينَةَ وَقَدْ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ .فَأَنَاخَ أَبُو مُسْلِمٍ رَاحِلَتَهُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّى إِلَى سَارِيَةٍ، فَبَصُرَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ فَقَالَ :مِمَّنِ الرَّجُلُ؟ قَالَ :مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ .قَالَ :مَا فَعَلَ الَّذِى أَحْرَقَهُ الْكَذَّابُ بِالنَّارِ؟ قَالَ :ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَوْبٍ .فَقَالَ لَهُ: نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ أَنْتَ هُوَ؟ قَالَ :اللَّهُمَّ نَعَمْ .فَاعْتَنَقَهُ، ثُمَّ بَكَى، ثُمَّ ذَهَبَ حَتَّى أَجْلَسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِى بَكْرٍ، فَقَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى لَمْ يُمِتْنِى حَتَّى أَرَانِى فِى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ مَنْ فُعِلَ بِهِ كَمَا فُعِلَ بِإِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ

الرَّحْمَنِ .قَالَ ابْنُ عَيَّاشٍ :فَأَنَا أَدْرَكْتُ رِجَالًا مِنَ الْأَمْدَادِ الَّذِينَ يَمُدُّونَ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ خَوْلَانَ يَقُولُونَ لِأَمْدَادٍ مِنْ عَنْسٍ :صَاحِبُ الْكَذَّابِ حَرَّقَ صَاحِبَنَا بِالنَّارِ فَلَمْ تَضُرَّهُ .

اسود عنسی کذاب نے یمن میں جب نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو اس نے حضرت ابو مسلم الخولانی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلوایا۔ جب آپ آئے تو اس نے پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے جواب دیا: مجھے سنائی نہیں دے رہا (یعنی میں یہ بات سننا ہی نہیں چاہتا)۔ اس نے پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فوراً فرمایا: ہاں، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ کے سچے رسول ہونے کی گواہی دیتا ہوں۔ اس نے بار بار یہی دہرایا اور وہی جواب پایا۔ چنانچہ اسود عنسی کذاب نے ایک بہت بڑی آگ جلانے کا حکم دیا، جب خوب دہک اٹھی تو اس نے سیدنا ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ

کو آگ میں ڈال دیا۔ لیکن آگ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکی۔ یہ ماجرا دیکھ کر اس کے حامیوں سے اسے مشورہ دیا کہ اس شخص کو یہاں سے فوراً بھیج دو، ورنہ تمہارے اپنے حامی اس کی عظمت سے متاثر ہو جائیں گے (اور تمہاری ساکھ ختم ہو جائے گی)۔ چنانچہ اس نے آپ کو چلے جانے کا حکم دیا۔ حضرت ابو مسلم وہاں سے مدینہ منورہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا تھا اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بن چکے تھے۔ خواجہ ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سواری مسجد نبوی کے دروازے پر بٹھائی، مسجد میں داخل ہوئے اور ایک ستون کے پاس نماز پڑھنے لگے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نظر پڑی، وہ آپ کے پاس آئے اور پوچھا : تم کہاں سے ہو؟ آپ نے عرض کیا: یمن سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس شخص کا کیا ہوا جسے اس کذاب نے آگ میں ڈالا تھا؟ آپ نے جواب دیا: وہ عبداللہ بن

ثوب ہیں (یعنی اپنی مشہور کنیت کی بجائے اپنا نام ذکر کیا تاکہ میری شہرت نہ ہو)۔سیدنا عمر فاروق نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، سچ بتاؤ! کیا تم ہی وہ خوش نصیب ہو؟ تب آپ نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرط محبت سے آپ کو گلے لگا لیا اور رونے لگے۔ پھر انہیں لے کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اپنے اور حضرت ابوبکر کے درمیان بٹھایا اور فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے وفات سے پہلے امتِ محمدیہ کا وہ خوش نصیب شخص دکھا دیا جس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کیا گیا جیسا خلیل اللہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا۔ایک راوی ابن عیاش کہتے ہیں کہ میں نے یمن سے آنے والے مجاہدین کو دیکھا جو کذاب کے قبیلے کے لوگوں سے فخر سے کہتے تھے کہ تمہارے اس کذاب نے ہمارے ساتھی کو آگ میں جلایا تھا مگر آگ نے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچایا۔ والحمد للہ۔

شرح أصول إعتقاد للالكائى (باب الكرامات) : 129 ، (ت : أبو مالك)

ابو مالک احمد بن علی نے کہا : **هٰذا أثر حسن**

دلائل النبوة للمستغفري : 472 ، (ت : السلوم)

ڈاکٹر احمد بن فارس سلوم نے کہا : **حسن**

''جامع الآثار الصحيحة لسيدنا عمر'' للحماد : 825

عاطف بن عبدالوہاب حماد نے کہا : **الأثر حسن**

''دراسة نقدية فى المرويات الواردة فى شخصية سيدنا عمر''لإبن محسن : 604/2

عبدالسلام بن محسن نے کہا : ..... **فالأثر حسن**

فوائد:

- صحابہ کرام کا طرزِ عمل یہ سکھاتا ہے کہ جب اللہ کسی بندے کو کرامت سے مشرف فرمائے، تو اہل ایمان کو اس پر خوش ہونا چاہیے۔
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ جملہ کہ ''اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس امت میں معجزۂ ابراہیمی کی جھلک دکھائی'' کرامت کی اعلیٰ ترین توثیق ہے۔
- سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا صاحبِ کرامت کو عزت دینا امت کے لیے ایک دائمی ضابطہ بن گیا۔ مجاہدین اسلام کا اس کرامت پر فخر کرنا اس بات کی علامت ہے کہ پورا علاقہ ہی اس کرامت پر شکر ادا کرتا تھا۔

❁ اولیاء کو ملنے والے اعزاز واکرام پر خوش ہونا صحابہ کرام کی سنت ہے، جبکہ اللہ والے کی شان وشوکت وعزت سے حسد ونفرت کرنا ہنود ویہود کا شعار ہے۔

❁ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما سے دیگر کرامات منقول ہیں مگر آپ نے ایسی کرامت ظاہر نہیں فرمائی۔حالانکہ دونوں بزرگ حضرت ابومسلم سے بہت بلند مقام رکھتے ہیں۔انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد کائنات کی افضل ہستیاں ہیں۔

❁ بعض لوگ ایک عجیب وغریب مطالبہ کرتے ہیں کہ ولی کی کرامت تب مانی جائے گی، جب اس سے افضل ولی سے بھی وہی کرامت ظاہر ہو، تابعین سے بھی ویسی ہی کرامت کا صدور ہو، صحابہ کرام و اہل بیت اطہار بھی ویسی ہی کرامت دکھائیں..... اور یہ مطالبہ انبیاء کرام علیہم السلام سے ہوتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جاتا ہے۔مرتب احقر العباد کے محدود اور ناقص علم کے مطابق کرامات کی بحوث میں اس ''مطالبے'' کا نام ونشان تک نہیں ملتا کہ مفضول کی کرامت اس وقت تسلیم کی جائے گی جب درجہ بدرجہ اس سے افضل تمام شخصیات سے ویسی ہی کرامت ظاہر ہوئی ہو۔ فَیَا لَلْعَجَبِ ۔کیا انبیاء علیہم السلام کے ان معجزات کو تسلیم نہیں کیا جائے گا جو ان سے افضل اور اولوالعزم رسولوں نے ظاہر نہیں فرمائے؟؟؟

❁ صحابہ کرام کی اصل کرامت دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو لاکھوں کرامات سے اعلیٰ منصب ہے۔پھر بھی کتب احادث کرامات صحابہ کی گواہ ہیں۔

9 معجزے اور کرامت کا حسین امتزاج

سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کے بچپن میں رحمت کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سر پر دست شفقت رکھا اور آپ کے لیے دعا فرمائی۔

..... فَلَقَدْ رَأَيْتُ حَنْظَلَةَ يُؤْتَى بِالْإِنْسَانِ الْوَارِمِ وَجْهُهُ أَو بِالْبَهِيمَةِ الْوَارِمَةِ الضَّرْعُ فَيَتْفُلُ عَلَى يَدَيْهِ وَيَقُول: بِسْمِ اللهِ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَقُولُ عَلَى مَوْضِعِ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْسَحُهُ عَلَيْهِ فَيَذْهَبُ الْوَرَمُ

راوی جناب ذیال فرماتے ہیں کہ بعد میں سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کا یہ معمول میں نے خود دیکھا کہ حضرت حنظلہ بن حذیم کے پاس کوئی ورم آلود چہرے والا آدمی یا ورم آلود کوئی جانور لایا جاتا تو آپ اپنے ہاتھوں پر اپنا لعاب لگاتے اور بسم اللہ کہہ کر اپنے سر کے اس مقام پر اپنا ہاتھ رکھتے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک پھیرا تھا۔ اور اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے فرماتے: میں یہ ہاتھ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک کے مس کیے ہوئے مقام پر رکھ رہا ہوں۔ پھر اپنا ہاتھ مریض پر پھیرتے تو وہ صحتیاب ہو جاتا۔

مسند الإمام أحمد : 20665 ، (ت : الأرنؤوط)

شعیب ارنؤوط نے کہا : **إسناده صحيح**

فوائد:

- یہ برکتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح معجزہ ہیں۔ کرم بالائے کرم کہ سرکار ﷺ نے سیدنا حنظلہ کا وجود ہی باکرامت بنا دیا۔
- قیامت تک جو بھی بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضیاب ہوتا جائے گا، کرامات واعزازات اس کی جھولی میں آتے جائیں گے۔
- جہاں حضور ﷺ کا لباس مبارک، موئے مبارک اور عصا مبارک تبرک ہیں، وہاں حضور ﷺ کے صحابہ بھی حضور کا تبرک ہیں۔

ثقہ محدث جناب ابوعبداللہ محاملی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

أَعْرِفُ قَبْرَ مَعْرُوفٍ الْكَرْخِيِّ مُنْذُ سَبْعِينَ سَنَةً

مَا قَصَدَهُ مَهْمُومٌ إِلَّا فَرَّجَ اللهُ هَمَّهُ .

میں ستر سال سے (سیدنا) حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو جانتا ہوں کہ جو بھی پریشان حال وہاں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی پریشانی دور کر دی۔

الطيوريات لأبي طاهر السِلفي : 1062 (ت : معالي والحسن)

دسمان یحییٰ معالی اور عباس حسن نے کہا : **رجال إسناده ثقات**

''وسیلہ کی شرعی حیثیت'' لأمن فوري ، ص : 275

ظہیر امن پوری نے کہا : **سنده صحيح**

فوائد:

❁ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز اور ہمراہ دیگر مفتی رقمطراز ہیں: اَلْكَرَامَةُ: أَمْرٌ خَارِقٌ لِلْعَادَةِ يُظْهِرُهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى يَدِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ حَيًّا أَوْ مَيِّتًا إِكْرَامًا لَهُ، فَيَدْفَعُ بِهِ عَنْهُ ضَرًّا، أَوْ يُحَقِّقُ لَهُ نَفْعًا، أَوْ يَنْصُرُ بِهِ حَقًّا۔ کرامت ایک ایسا خلافِ عادت کام ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں میں سے کسی بندے کے ہاتھ پر اس کی زندگی میں یا وفات کے بعد اس کی عزت افزائی کے لیے ظاہر فرماتا ہے، تاکہ اس کے ذریعے اس بندے سے کسی تکلیف کو دور کر دے، یا اس کے لیے کوئی فائدہ نازل کر دے، یا اس کے ذریعے حق کی مدد فرمائے۔

(فتاویٰ اللجنة الدائمة:1/574،الفتوی رقم :9027،الطبعة الخامسة:2003،دار المؤید)

(فتاویٰ علماء البلد الحرام، ص: ٤٧٦/الفتوی رقم: ٢٩١،ترتیب: د. خالد الجریسی)

❁ علامہ صدیق حسن خان لکھتے ہیں: "کسی نبی یا ولی یا عالم کے ساتھ توسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔(مجموعہ رسائل عقیدہ از صدیق حسن خان: 1/402)

اسلاف کی کرامات بے شمار ہیں، بطور نمونہ قسط اول میں دس کرامات درج کی گئی ہیں، والحمد للہ۔ کرامات سے متعلق چند اضافی فوائد ملاحظہ کیجیے:

کرامت کی تعریف

مرتب احقر العباد کے ناقص اور محدود فہم کے مطابق کرامت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کی بجائے سب سے آسان تعریف اس آیت سے اخذ کی جاسکتی ہے:

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیهِ مَنْ یَشَاءُ ۚ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیمِ

یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے

اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (الحدید : 21)

- کرامت خالص اللہ کا فضل ہے۔
- کرامت رحمان کی طرف سے بندے کا اکرام ہے۔
- کرامت حضور ﷺ کی غلامی کا ثمر ہے۔
- کرامت ایمان میں اضافے کا سبب ہے۔
- کرامت دکھانا مقصودِ ولایت نہیں۔
- کرامت ولایت کی شرط نہیں ہے۔
- کرامت سے بڑھ کر استقامت ہے۔
- سچے امتی کی کرامت نبی کا معجزہ ہوتا ہے۔

کرامت کی عملی مثال

مکی بن ابراہیم کہتے ہیں :

كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ عِنْدَ أَبِي قُبَيْسٍ فَسُئِلَ مَا يَبْلُغُ مِنْ كَرَامَةِ الْمُؤْمِنِ عَلَى اللهِ تَعَالَىٰ؟ قَالَ يَبْلُغُ مِنْ كَرَامَتِهِ عَلَى اللهِ لَوْ قَالَ لِلْجَبَلِ تَحَرَّكْ فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ فَقَالَ مَا إِيَّاكَ عَنَيْتُ.

ایک مرتبہ خواجہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ ابوقبیس پہاڑ کے پاس تھے۔آپ سے کسی نے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن کی کرامت (مقام و مرتبہ) کہاں تک پہنچتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ہاں سچے مومن کی کرامت کا درجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ پہاڑ سے کہے: حرکت کر، تو پہاڑ حرکت کرنے لگے۔راوی کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم کے یہ کہتے ہی پہاڑ لرزنے لگا۔خواجہ ابراہیم بن ادہم نے پہاڑ سے فرمایا: میرا اشارہ تمہاری طرف نہیں تھا (یعنی میں تمہیں حکم نہیں دے رہا تھا بلکہ مثال دے رہا تھا)۔

دلائل النبوة للمستغفري : 578 ، (ت : السلوم)

ڈاکٹر احمد بن فارس سلوم نے کہا : **صحیح**

کرامات کی تصدیق

محدث کبیر، فقیہ جلیل، امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَنُؤْمِنُ بِمَا جَاءَ مِنْ كَرَامَاتِهِمْ، وَصَحَّ عَنِ الثِّقَاتِ مِنْ رِوَايَاتِهِمْ

ہم اولیاء اللہ کی کرامات پر ایمان رکھتے ہیں جو قابلِ اعتماد راویوں سے صحیح طور پر منقول ہیں۔

(العقيدة الطحاوية : 204)

قال إبن تيمية:

مِنْ أُصُولِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ :التَّصْدِيقُ بِكَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ، وَمَا يُجْرِى اللّٰهُ عَلَى أَيْدِيهِمْ مِنْ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ؛ فِى أَنْوَاعِ الْعُلُومِ وَالْمُكَاشَفَاتِ، وَأَنْوَاعِ الْقُدْرَةِ وَالتَّأْثِيرَاتِ، كَالْمَأْثُورِ عَنْ سَالِفِ الْأُمَمِ فِى سُورَةِ الْكَهْفِ وَغَيْرِهَا، وَعَنْ صَدْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَسَائِرِ قُرُونِ الْأُمَّةِ، وَهِىَ مَوْجُودَةٌ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

اہلِ سنت و جماعت کے بنیادی اصولوں میں سے ایک یہ ہے کہ: اولیاء اللہ کی **کرامات کی تصدیق کی جائے** اور ان خرقِ عادت امور کو مانا جائے جو اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر ظاہر فرماتا ہے۔ یہ کرامات مختلف قسم کے علوم و مکاشفات اور مختلف قسم کی قدرت و تاثیرات کی شکل میں ہوتی ہیں، جیسا کہ گزشتہ امتوں کے بارے میں سورہ کہف وغیرہ میں منقول ہے، اور اس امت کے آغاز یعنی صحابہ کرام، تابعین اور امت کے دیگر زمانوں کے لوگوں سے مروی ہے۔ **یہ کرامات اس امت میں قیامت کے دن تک باقی رہنے والی ہیں**۔(مجموع الفتاویٰ لابن تیمیة : 156/3)

جب تک حضور رحمت کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلام، سنت کے پیروکار اور بزرگان دین سے نسبت رکھنے والے موجود رہیں گے، اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی عطا، توفیق، اذن، قدرت اور مشیت کے تحت کرامات ظاہر ہوتی رہیں گیں۔

از صد سخنِ پیرم، یک نکتہ مرا یاد است　　عالم نہ شود ویراں، تا میکدہ آباد است

کتب احادیث میں کرامات موجود ہیں؟

علامہ ظہیر امن پوری رقمطراز ہیں:

کرامت کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: علوم و مکاشفات اور قدرت تاثیر۔ علوم و مکاشفات میں ولی کو وہ علم حاصل ہو جاتا ہے جو دوسروں کو نہیں ہوتا، بعض **غیبی امور** ولی پر منکشف ہو جاتے ہیں جو دوسروں پر نہیں ہوتے۔ اسی طرح اسے وہ **قدرت و تاثیر** حاصل ہو جاتی ہے جو کسی دوسرے کو نہیں ہوتی۔ کرامات ہر زمانے میں مومنوں کے ہاتھوں ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ قرآن مجید میں اصحاب کہف اور سیدہ مریم علیہا السلام کی کرامات کا ذکر ہے، **کتب حدیث ان سے لبریز ہیں**۔

(فتاویٰ امن پوری، قسط: 241، ص: 16)

ضعیف و موضوع احادیث کی وجہ سے تمام احادیث کو رد نہیں کیا جاتا۔ بعینہ ضعیف و موضوع کرامات کی وجہ سے ثابت شدہ کرامات کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے مزارات پرانوار پر ہر لحہ رحمتوں کا نزول ہو جنہوں نے احادیث کی طرز پر اپنی سند کے ساتھ ثقہ راویوں سے کم از کم اتنی کرامات ضرور ذکر فرما دی ہیں کہ قیامت تک کوئی صاحب علم باوجود خواہش کے انکار کرامت کی جسارت نہ کر سکے۔ فجزاهم الله احسن الجزاء۔

منکر کرامت خود جھوٹا ہے

جناب قتادہ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

كَانَ مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَصَاحِبٌ لَهُ سَرَيَا فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَإِذَا طَرَفُ سَوْطِ أَحَدِهِمَا عِنْدَهُ ضَوْءٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ إِنَّا لَوْ حَدَّثْنَا النَّاسَ بِهَذَا كَذَّبُونَا فَقَالَ مُطَرِّفٌ الْمُكَذِّبُ أَكْذَبُ يَقُولُ الْمُكَذِّبُ بِنِعْمَةِ اللهِ أَكْذَبُ

حضرت مُطرف بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ایک ساتھی اندھیری رات میں سفر کر رہے تھے۔ اچانک ان میں سے ایک کے کوڑے کا کنارہ روشن ہو گیا جس سے راستہ نظر آنے لگا۔ ساتھی نے حیرت سے حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: اگر ہم صبح لوگوں کو یہ بات بتائیں گے تو وہ ہمیں جھٹلائیں گے، ہمارا یقین نہیں کریں گے۔ اس پر حضرت مطرف نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عطا کردہ نعمت اور اس کی قدرت کو جھٹلانے والا خود سب سے بڑا جھوٹا ہے۔

شرح أصول إعتقاد للالكائى (باب الكرامات) : 168 ، (ت : أبو مالك)

ابو مالک احمد بن علی نے کہا : **هٰذا أثر حسن**

دلائل النبوة للمستغفري : 520 ، (ت : السلوم)

ڈاکٹر احمد بن فارس سلوم نے کہا : **صحيح ، هذه كرامة ثابتة له**

سير أعلام النبلاء : 193/4

امام ذہبی نے کہا : ..... **إسنادها صحيح**

كرامات الأولياء لأبى الفداء : 339

ابوفداء عبدالرقیب بن علی نے کہا : **الأثر صحيح**

فوائد:

- صحابہ اور تابعین کے طرزِ عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کرامات کو اللہ کی دی گئی نعمت سمجھتے تھے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک تابعی کو کرامت ملنے پر خوشی کا اظہار کیا اور شکرادا کیا، دیکھیے کرامت نمبر: 8
- اللہ پر یقین رکھنے والوں کو اللہ ظاہری اندھیروں میں بھی باطنی اور ظاہری روشنی عطا فرماتا ہے۔ ایسے واقعات پڑھنے سے مشکل حالات میں دین پر جمے رہنے کا حوصلہ ملتا ہے کہ اللہ کی مدد کسی بھی وقت آ سکتی ہے۔
- ہر دور میں صالحین سے بلا وجہ حسد کرنے والے موجود رہتے ہیں۔

- معجزات وکرامات کا انکار ملاحدہ، دشمنانِ اسلام، حاسدینِ اولیاء، منکرین حدیث اور تشکیک پسندوں کا وطیرہ تو ہوسکتا ہے، لیکن جس کے پاس دولتِ ایمان ہو اور سلف صالحین کے حالات کا مستند مطالعہ ہو، اس کے لیے قدرتِ الٰہی کے ان شاہکاروں کو تسلیم نہ کرنا عجیب امر ہے۔
- جھوٹ صرف غلط بیانی نہیں، بلکہ برحق سچائی کا انکار کرنا بھی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔
- جھٹلانے والے فنا ہو جاتے ہیں، لیکن اللہ کے نیک بندوں کے قصے اور ان کی روشن کرامات صدیوں بعد بھی دلوں کو منور کرتی رہتی ہیں۔
- اے اہل ایمان! کبیدہ خاطر مت ہوں۔ یہ روش نئی نہیں ہے۔ خیر القرون جیسے سنہری دور میں بھی، جب ایمان کی خوشبو ہر طرف پھیلی تھی، ایسے لوگ موجود تھے جو معجزات و کرامات کو جھٹلا دیتے تھے۔ جب اس دور کے قدسی نفوس کو معترضین کا سامنا کرنا پڑا، تو آج پر فتن دور کے اہل ایمان بھی آئینہ دل کو غبار آلود نہ کریں اور دامنِ صبر و استقلال نہ چھوڑیں۔

عرفی تو میندیش زغوغائے رقیباں　　　آوازِ سگاں کم نہ کنند، رزقِ گدارا

منکر کرامات کی محرومی

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں :

قَالَ بَعْضُ السّلَف: مَنْ كَذّبَ بِكَرَامَةٍ لَمْ يَنَلْهَا .

بعض اسلاف نے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی کرامت کو جھٹلایا، وہ اسے کبھی پا نہ سکے گا

(یعنی وہ خود اس فضل سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو جائے گا)۔

(النهاية فى الفتن والملاحم : 374/1)

جناب مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

رَأَيْتُ رَجُلاً يُصَلِّي وَكُلّمَا رَكَعَ وَسَجَدَ بَكَى، فَاتّهَمْتُهُ أَنّهُ يُرَائِي بِبُكَائِهِ، فَحُرِمْتُ الْبُكَاءَ سَنَةً .

میں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا۔وہ ہر رکوع اور سجدے میں رو رہا تھا۔میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ ریاکاری کر رہا ہے۔اس بدگمانی کی پاداش میں پورے ایک سال تک (نماز میں) میں خود رونے سے محروم رہا۔

(حلية الأولياء : 184/5)

نااہل کے سامنے کرامت بیان کرنا

حضور حیدر کرار سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حَدِّثُوا النَّاسَ، بِمَا يَعْرِفُونَ أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ، اللَّهُ وَرَسُولُهُ ؟؟

لوگوں کے سامنے ایسی باتیں/روایات بیان کیا کرو جوان کی سمجھ کے مطابق ہوں۔کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری ایسی باتوں کی وجہ سے جوان کی سمجھ سے باہر ہوں، اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلا دیا جائے؟؟

(صحيح البخاري(معلقا): 127، جامع بيان العلم: 1911 وقال المحقق: **صحيح**)

فوائد:

- جب کم علم اور سادہ لوح افراد کے سامنے ہر حدیث پاک بغیر حکمت کے نہیں بیان کی جاسکتی تو کرامت بھی ہر سامع کو بیان کرنا دانشمندی نہیں ہے۔یہ موتی صرف ان کے سامنے بکھیرنے چاہئیں جوان کی قدر اور فہم رکھتے ہوں۔نااہل کے سامنے کرامت بیان کرنا اسے انکار پر ابھارنے کے مترادف ہے، اور کسی کو گناہ (انکار) پر اکسانا کسی طور پر درست نہیں ہے۔
- جس طرح ایک ملحد کے سامنے برحق معجزات کے بیان میں احتیاط ضروری

ہے، اسی طرح روحانیت سے دور افراد کے سامنے برحق کرامات بیان کرنا بھی پسندیدہ نہیں ہے۔

راسخ العقیدہ لوگوں کے لیے کراماتِ اولیاء، ایمان میں ترقی اور نیکی کے شوق میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ جبکہ کمزور ایمان، کچے ذہن کے افراد اور فتنہ پروروں کے ہاتھوں یرغمال بھولے بھالے مسلمانوں کے لیے ذہنی پریشانی بن کر رہ جاتی ہیں۔ حافظ شیرازی کا یہ شعر ہمارا کچھ مفہوم ادا کرتا ہے:

باخراباتنشینان زکرامات ملاف　　　　هرسخن وقتی و هرنکته مکانی دارد

حضرت مولانا سعد الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مند سید امیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اگر کوئی اہل طریقت کی روش اور بزرگوں کی باتوں کے بارے میں اپنے خول سے باہر نہ آ سکے تو اس کے بارے میں کوشش شروع کرنا عبث اور بے فائدہ ہے۔ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کی باتوں کی سمجھ اور ان کی کرامات کے احوال کا فہم نہ دیا ہو تو اس کے سامنے اولیاء اللہ کی باتیں اور ان کے باطنی احوال نہ ظاہر کرنے چاہیے۔“ (نسمات القدس از خواجہ ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ، ص: 105)

(قسط اول مکمل ہوئی، اس جو نقص و خامی و کوتاہی ہے وہ میری کم علمی اور نالائقی ہے۔ علمائے اہل سنت اور اولیاء عظام اس سے بری ہیں۔ 30 مارچ 2026)

تحریر: محمد جنید سلطانی
خادم: جامعہ سلطانیہ تبلیغ الاسلام